(EDITORIAL) اداریہ

اسلام اور عقل کا رشتہ

دنیا میں خصوصاً فلسفیانہ قسم کے عالم میں یہ بات مشہور ہے کہ جہاں عقل ختم ہوجاتی ہے وہاں سے مذہب شروع ہوتا ہے۔ یہ بات اس عالم میں مسلّمات میں شمار ہوتی ہے۔ یہ بات ایک حد تک صحیح بھی ہے۔ اکثر مذاہب اندھے اعتقاد اور اندھی تقلید کے حامی ہیں۔ مذہبی باتوں میں عقل لگانے کو مذہب کی سب سے بڑی خلاف ورزی تصور کی جاتی ہے۔ اسی پر مذہبی 'اجارہ داری' / ٹھیکے داری کی اساس قائم ہے۔ یہاں ہم کسی بھی مذہب پر کوئی تبصرہ کرنا نہیں چاہتے ہیں۔ جب تک سارے مذاہب کے بارے میں گہرائی سے علم نہ ہو، ہم ایسا کوئی تبصرہ کر بھی نہیں سکتے۔ اسلام کے سلسلہ میں تو یہ کہہ سکتے ہیں کہ اگر وہ فلسفیانہ بات سچ ہے تو اسلام مذہب کی اس تعریف پر کھرا نہیں اترتا۔

اسلام اور عقل کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ اسلام سے عقل کا رشتہ انتہائی مظبوط ہے۔ اسی طرح عقل کے ذریعہ اسلام تک پہنچنا آسان ہے۔ اسلام میں جہاں تک عقائد کا سوال ہے، وہ سب عقل و منطق کی کسوٹی پر پرکھنے کے بعد ہی قابل قبول ہیں۔ ہاں اتباع کی منزل میں حکم حکم ہے (Order is Order) یعنی جب عقلی طور پر خدا کو دل سے مان لیا، اس کو حاکم مطلق مان لیا تو اسکی بات (حکم) بے چون و چرا مان لینا عقل ہی کا تقاضا ہے۔ اس پر بھی اس کے احکام میں عقل لگانے کی ممانعت نہیں ہے۔ احکام کے استنباط کے چار اصول و اساس میں عقل بھی (اٹکل پچو نہیں) داخل ہے۔ احکام کے پیچھے الوہی حکمت پر ہمارے علماء نے مستقل کتابیں لکھی ہیں۔

ہمارے تازہ شمارے کی زینت سید العلماءؒ کا ایک پُر مغز مضمون 'مذہب اور عقل' (قسط۔۱) ہے۔

م۔ر۔عابد